عہدِ رسالت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فقہی تربیت

اور عہدِ تابعین رحمہم اللہ میں اُس کے نتائج وثمرات (آٹھویں قسط)

مولانا ڈاکٹر محمد عبدالحلیم چشتی

دوسری صدی ہجری میں سنن وآثار اور احکام کے ائمہ اور امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

دوسری صدی ہجری میں سنن وآثار اور احکام کا علم تین ائمہ فن میں دائر وسائر سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے:

''العلم یدور علی ثلاثۃ : مالکؒ، واللیثؒ، و ابن عیینۃؒ۔''(۱)

''سنن وآثار اور احکام کا فن تین ائمہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ (۹۳-۱۷۹ھ/ ۷۱۲-۷۹۵ء) لیث رحمۃ اللہ علیہ (۹۴-۱۷۵ھ/۷۱۳-۷۹۱ء) اورابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ (۱۰۷-۱۹۸ھ/ ۷۲۵-۸۱۴ء) میں دائر ہے۔''

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذکورہ بالا مقولے پر مؤرخِ اسلام علامہ شمس الدین الذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: دوسری صدی ہجری میں علمِ سنن وآثار کو ان تین ائمہ حدیث میں محدود ومنحصر کرنا صحیح نہیں۔ ان کے ساتھ سات ائمہ فن اور بھی ہیں، اور وہ یہ ہیں: ۱:...اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ (۸۸-۱۵۷ھ)، ۲:...سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ (۹۷- ۱۶۱ھ)، ۳:...معمر (۹۵-۱۵۳ھ)، ۴:...ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (۸۰-۱۵۰ھ)، ۵:...شعبہ رحمۃ اللہ علیہ (۸۲-۱۶۰ھ)، ۶:...حماد بن مسلم (۰۰-۱۶۷ھ)، ۷:...حماد بن زید (۹۸-۱۷۹ھ)۔(۲)

حافظ شمس الدین الذہبی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ کے بیان سے یہ حقیقت عیاں ہوجاتی ہے کہ سنن وآثار کے علوم میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا وہی مرتبہ ومقام ہے، جو امام مالک، ابن عینیہ، شعبہ، حماد بن سلمہ، معمر، سفیان ثوری، لیث اور حماد بن زید رحمۃ اللہ علیہم کا ہے، ان میں سے اکثر کی روایات بکثرت صحاحِ ستہ میں موجود ہیں، جیسا کہ ان کے رموز اور علامات سے ظاہر ہے۔

ائمۂ جرح وتعدیل کے یہاں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقام

اس امر کی صداقت سے کون انکار کرسکتا ہے کہ متشدد ائمہ جرح وتعدیل کے طبقۂ اولیٰ، ثانیہ،

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی فقہ وحدیث پر نظر اور صحیح حدیث کا ادراک وبصیرت

فنونِ حدیث میں تفقہ ایک اہم عنصر ہے اور Û علم کی حیثیت رکھتا ہے، چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے اُستاد حافظ علی بن المدینی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۲۳۴ھ کا قول ہے:

''التفقه فی الحدیث نصف العلم و معرفة الرجال نصف العلم۔''(۲۳)

''علم حدیث میں فقہی بصیرت حاصل کرنا آدھا علم ہے اور معرفتِ رجال آدھا علم ہے۔''

مذکورہ بالا دونوں 9 ں میں اگر کسی کو دقتِ نظر ومہارتِ فن حاصل ہے تو اُسے بلاشبہ حدیث کا پورا علم حاصل ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جن محدثین کو فقہی بصیرت حاصل نہیں وہ کامل محدث نہیں۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ میں یہ دونوں باتیں بدرجۂ اتم موجود تھیں۔ امام موصوف کی فقہی بصیرت اور دینی تفقہ کے متعلق مجتہد مطلق امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۲۰۴ھ کا قول ہے:

''الناس عیال أبی حنیفةؒ فی الفقه۔''(۲۴)

''فقہ میں لوگ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بال بچے ہیں۔''

یہی بات امام موصوف سے ان الفاظ میں بھی منقول ہے:

''الناس فی الفقه عیال علی أبی حنیفةؒ۔''(۲۵)

''لوگ فقہ میں ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد ہیں۔''

حافظ مغرب علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۴۶۳ھ نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے اس حقیقت کو ان الفاظ سے بھی نقل کیا ہے:

''من أراد الفقه فهو عیال أبی حنیفة۔''(۲۶)

''جو فقہ وفقہی بصیرت حاصل کرنا چاہے وہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا محتاج ہے۔''

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ الفاظ بھی منقول ہیں:

''من أراد أن یتبحّر فی الفقه فهو عیال أبی حنیفةؒ۔''(۲۷)

''جو فقہ میں عبور f چاہتا ہو وہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا محتاج ہے۔''

امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کی حجازی ائمۂ فن سے بھی حدیث کی ^

قاضی امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث میں وسعت ودقتِ نظر کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ موصوف نے عراق ہی کے حفاظ وفقہا اور محدثین سے سنن وآثار کا سماع نہیں کیا تھا، بلکہ حجاز کے نامور حفاظ وفقہا ومحدثین سے بھی احادیث وآثار کا سماع کیا تھا، چنانچہ عباسی خلفا میں پہلا خلیفہ ابوالعباس السفاح عبد اللہ بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ (۱۰۴-۱۳۶ھ) جب ۱۳۲ھ میں برسر اقتدار آیا تو اس نے مدینہ کے نامور عالم امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے استاد وشیخ ربیعۃ الرای (۰۰-۱۳۶ھ) کو انبار (کوفہ) بلایا،

تاکہ عراق میں قضا کا منصب ان کے سپرد کیا جائے۔(۲۸)

اس حقیقت سے بھلا کون انکار کرسکتا ہے کہ اسلام میں عہدِ رسالت ہی سے منصبِ قضا اربابِ فتویٰ کو دیا جاتا تھا، چنانچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ، عمر فاروقؓ، عثمان غنیؓ، علی المرتضیٰؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، معاذ بن جبلؓ، ابی بن کعب رضی اللہ عنہم وغیرہ سب ہی اصحاب الرائے اور اربابِ فتویٰ تھے، جیسا کہ ان کے فتووں میں اس امر کی صراحت گزر گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں تفقہ اور فقہی بصیرت کو کیسا بلند مقام حاصل رہا ہے۔ ابوالعباس سفاح کی وفات کے بعد اس کا بھائی ابوجعفر المنصور عبداللہ بن محمد عباسی (۹۵-۱۵۸ھ) ۱۳۶ھ میں برسرِ اقتدار رہا، اس نے ہاشمیہ سے دارالخلافہ ۱۴۵ھ میں بغداد منتقل کیا تو مدینہ منورہ کے نامور علماء کو بغداد بلایا، چنانچہ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

''خلیفہ عباسی ابوجعفر منصور نے اپنے دورِ خلافت ۱۳۶-۱۵۸ھ میں حجاز کے علماء حفاظِ حدیث اور فقہا ومحدثین کو عراق دارالخلافہ (کوفہ) بلایا، تاکہ وہ علوم کی نشرو اشاعت کریں، چنانچہ ہشام بن عروہ رحمۃ اللہ علیہ (۶۱-۱۴۶ھ) محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ (۰۰-۱۵۱ھ) یحییٰ بن سعید الانصاری رحمۃ اللہ علیہ (۰۰-۱۴۳ھ) ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ (۰۰-۱۳۶ھ) حنظلہ بن ابی سفیان جمحی رحمۃ اللہ علیہ (۰۰-۱۵۱ھ) عبدالعزیز عبداللہ بن ابی سلمہ ماجشون رحمۃ اللہ علیہ (۰۰-۱۶۴ھ) وغیرہ آئے تو امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ ان کی تعلیمی مجالس میں حاضر ہوتے اور ان سے حدیث سیکھتے تھے اور جو علما حجاز سے آئے ان لوگوں سے بہت زیادہ حدیثیں سنی ہیں۔ انہی وجوہ و اسباب کی وجہ سے یہ کہا جاتا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں قاضی ابویوسف حدیث کے بڑے عالم تھے۔(۲۹)

معلوم ہوتا ہے کہ ۱۳۲-۱۴۶ھ کے درمیانی زمانے میں قاضی ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ نے حجازی علماء سے حدیثوں کا سماع کیا تھا، اس لیے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کو سنن و آثار کا سب سے بڑا عالم مانا جاتا ہے۔

فقہ حدیث اور حدیث میں امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کا مقام ومرتبہ

امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کو فقہِ حدیث اور حدیث میں جو بلند مقام حاصل ہے، اس کے متعلق علامہ شمس الدین الذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''وأفقه أصحابه أبويوسف۔''(۳۰) امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں سب سے بڑھ کر فقیہ ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ انہوں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے سترہ برس استفادہ کیا تھا، چنانچہ وہ خود فرماتے ہیں: ''صحبت أباحنيفةؒ سبع عشرة سنة۔''(۳۱) ''میں علم حاصل کرنے کے لئے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں سترہ برس رہا ہوں۔''

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نامور شاگرد امام مزنی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۲۶۴ھ فرماتے ہیں: ''أتبعهم

www.banuri.edu.pk

للحدیث۔''(۳۲) ....''امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ سب سے بڑھ کر حدیث کا اتباع کرنے والے ہیں۔''

امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے: **''کان یعقوب أبویوسف منصفا فی الحدیث۔''**(۳۳) ......''امام ابویوسف یعقوب رحمۃ اللہ علیہ حدیث میں انصاف پسند تھے۔''

قاضی ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے شاگرد سید الحفاظ یحییٰ بن معین المتوفی ۲۳۳ھ فرماتے ہیں:

''مارأیت فی أصحاب الرأی أثبت فی الحدیث ولا أحفظ ولا أصح روایة من أبی یوسف۔''(۳۴)

''میں نے اصحاب الرای میں قاضی ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ مضبوط ومعتبر راوی اوران سے بڑھ کر حافظ حدیث اور زیادہ صحیح روایت کرنے والانہیں دیکھا۔''

حواشی وحوالہ جات

۱:......سیر اعلام النبلا، ج:۸، ص:۹۴، (ترجمہ امام مالک)
۲:......ایضاً۔
۳:......تذکرۃ الحفاظ، ج:۱، ص:۱۹۳۔ (ترجمہ شعبہ، رقم:۱۰۷)
۴:......میزان الاعتدال، ج:۱، ص:۵۹۳ (ترجمہ حماد بن سلمہ، رقم:۲۲۵۱)
۵:......الانتقاء، ص:۱۲۷۔
۶:......الانتقاء، ص:۱۲۶، اخبار أبی حنیفۃؒ وأصحابہ للصیمری، ص:۸۰۔
۷:......تذکرۃ الحفاظ، ج:۱، ص:۲۹۸۔ (رقم:۲۸۰)
۸:......ایضاً۔
۹:......تاریخ بغداد، ج:۱۳، ص:۳۴۵-۳۴۶، الانتقاء، ص:۱۳۲، تہذیب الکمال للمزی، ج:۳، ص:۱۴۱۷۔
۱۰:......تاریخ بغداد، ج:۱۳، ص:۳۴۵، الانتقاء، ص:۱۳۲، تہذیب الکمال، ج۳، ص۱۴۱۷۔
۱۱:......مقدمہ کتاب التعلیم، تحقیق محمد عبدالرشید نعمانی، حیدرآباد پاکستان، لجنۃ احیاء الادب السندی، ۱۳۸۳ھ، ص:۱۳۴۔
۱۲:......تذکرۃ الحفاظ، ج:۲، ص:۴۳۰۔
۱۳:......الذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج:۲، ص:۴۳۰۔
۱۴:......جامع بیان العلم، ج:۲، ص:۱۴۹۔
۱۵:......الانتقاء، ص:۱۲۷۔
۱۶:......تہذیب الکمال، ج:۱۹، ص:۱۰۵۔
۱۷:......ایضاً۔
۱۸:......جامع بیان العلم، ج:۲، ص:۱۴۹۔
۱۹:......ایضاً۔
۲۰:......جامع المسانید، ج:۱، ص:۵۵۵۔
۲۱:......وتہذیب الکمال، ج:۱۹، ص:۱۱۸۔
۲۲:......جامع بیان العلم وفضلہ، ج:۲، ص:۱۳۵۔
۲۳:......المحدث الفاصل، دار الفکر، ص:۳۲۰۔
۲۴:......الانتقاء فی فضائل الثلاثۃ الفقہا، مصر، مکتبۃ القدسی، ۱۹۳۰ء، ص:۱۳۶، تہذیب الکمال، ج:۱۹، ص:۱۱۱۔
۲۵:......تاریخ الاسلام للذہبی، دار الکتاب العربی، ص:۳۰۷۔
۲۶:......تاریخ بغداد، ج:۱۳، ص:۳۴۶۔
۲۷:......تہذیب الکمال، ج:۱۹، ص:۱۱۱۔
۲۸:......تاریخ بغداد، ج:۸، ص:۴۲۱۔
۲۹:......مجموعہ فتاویٰ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ، ج:۲، ص:۳۰۷۔
۳۰:......سیر اعلام النبلا، ج:۵، ص:۲۳۶ (ترجمہ حماد بن ابی سلیمان)
۳۱:......مناقب الامام ابی حنیفہ وصاحبیہ، ص:۴۱۔
۳۲:......تاریخ بغداد، دار الکتب العلمیہ، ج:۲، ص:۱۷۶۔
۳۳:......ایضاً، ج:۲، ص:۱۷۹۔
۳۴:......مناقب الامام ابی حنیفۃ وصاحبیہ، ص:۴۰۔

(جاری ہے)